مُسلم لیگ کا دامن 13 ہزار شہدا ءختم نبوت کے خوُن سے داغدار ہے

اور یہ اس جماعت کا خدا، اقتدار دین اور دولت مقصد رہا ہے۔

آ ئ ابت آئی ، پی ، ڈی اے اور اے پی ٹی کا منشور اسلام نہیں، اقتدار ہے۔

حکومت، اسمبلیاں اور قانونی ادارے کافرانہ نظام کے نفاذ میں مصروف ہیں

مسجد احرار ربوہ میں چودھویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس سے زعماء احرار کا خطاب

مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے شعبۂ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷، ۲۸ فروری کو جامع مسجد احرار ربوہ میں چودھویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مرکزی احرار رہنماؤں نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی چار نشستیں ہوئیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء کو جمعہ کا دن تھا اور مسجد احرار ربوہ کا سنگ بنیاد جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری مدظلہ نے رکھا تھا۔ اور یہ ربوہ کی تاریخ میں مسلمانوں کی پہلی مسجد کا قیام تھا۔ یہاں پہلی مرتبہ مسلمانوں نے حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی تھی۔ حسن اتفاق ہے کہ آج سولہ برس بعد انہی تاریخوں میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ تب ۲۷ فروری کو جمعہ تھا اور اب ۲۸ کو۔

مجلس احرار اسلام نے اکتوبر ۱۹۳۴ء میں بانی تحریک حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی قیادت و سیادت میں قادیان سے احتساب مرزائیت کے جس عظیم سفر کا آغاز کیا تھا ٹھیک ۵۷ سال بعد اسکی بازگشت ربوہ میں سنائی دے رہی تھی۔ یہ اکابر احرار کے ایثار و اخلاص اور شہداء ختم نبوت کے خون بے گناہی کا اثر ہے کہ نصف صدی قبل جس پیغام کو لیکر وہ نکلے تھے اس کی گھن گرج اور گونج سے آج بھی کفر و ارتداد لرزہ براندام ہے اور قافلہ احرار کے عہد آشنا رضا کار جدوجہد کے تسلسل کو قائم و دائم رکھے ہوئے ہیں۔

۲۷ فروری کو بعد نماز عشاء پہلی نشست کا آغاز قاری محمد قاسم صاحب (مدرس مدرسہ ختم نبوت چیچہ وطنی) کی تلاوت کلام مجید سے ہوا۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب ناظم نشرواشاعت اور ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے اسلام میں نظام صلوٰۃ کی اہمیت و ضرورت کے موضوع پر خطاب کیا نماز کے فضائل و برکات اور مسلمان کی زندگی میں۔ اس فرض کی بجا آوری کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انقلاب کا تفصیل سے تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں جدوجہد کے راستے میں اگر کہیں مشکلات درپیش ہیں تو اس کے اسباب و عوامل میں ایک بڑا سبب ترک صلوٰۃ ہے۔ نماز حضور علیہ السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہداء ختم نبوت کی یاد کو تازہ کرنے اور ان کے مشن کو کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کا بہترین طریقہ دین اسلام پر مکمل عمل ہے۔ اور عملی زندگی میں اسلام اس وقت تک نہیں آ سکتا جب تک قیام صلوٰۃ کے اٹل حکم پر عمل نہ ہو۔ اس

نشست کے دوسرے اور آخری مقرر مجلس احرار اسلام کے مرکزی مبلغ مولانا محمد مغیرہ تھے۔ انہوں نے فلسفۂ ختم نبوت، حیات مسیح علیہ السلام، انکار ختم نبوت اور قادیانی عقائد جیسے اہم موضوعات پر نہایت مدلل اور علمی بیان کیا۔ یہ نشست مولانا کی دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

۲۸ فروری کو احرار کارکنوں نے نماز فجر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کی امامت میں ادا کی جبکہ نماز کے بعد انہوں نے ایک گھنٹہ تک درس قرآن کریم ارشاد فرمایا۔ ان کی تقریر کا ابتدائی حصہ فضائل درود شریف پر مشتمل تھا۔ انہوں نے احباب احرار کو توجہ دلائی کہ درود شریف کی کثرت سے تلاوت روح کو اجلا کرتی ہے۔ اور یہ تزکیۂ باطن کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں احرار رضا کاروں پر زور دیا کہ وہ اپنی عملی زندگی میں دینِ اسلام کو غالب کریں اور اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دنیا و آخرت میں فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہوں۔ ان کے پاکیزہ روحانی اور اصلاحی بیان سے شرکاء اجتماع پر ایک کیف سا طاری ہو گیا۔ حضرت پیر جی مدظلہ کی دعا کے ساتھ دوسری نشست اختتام پذیر ہوئی۔

۱۰ بجے تیسری نشست کا آغاز ہوا جس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت الحاج محمد حسن چغتائی مدظلہ نے کی اور ابنِ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ نے تقریباً ایک گھنٹہ احرار کارکنوں سے خطاب فرمایا۔ یہ نشست خالصتاً تربیتی نوعیت کی تھی جس میں مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احرار کارکنوں نے شرکت کی۔ شاہ جی نے کارکنوں سے خطاب عام کرتے ہوئے فرمایا۔

کوئی بھی اجتماعی کام کرنے کیلئے جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ صحابۂ کرامؓ نے دین کا کام جماعت بن کر ہی سر انجام دیا اور یہی دین کا منشا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے پورے اخلاص کے ساتھ محض اللہ کی رضا کیلئے جماعت بن کر کام کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت ماں کی مثال ہوتی ہے۔ جس طرح ماں دنیا بھر کے دکھ سہہ کے بچے کی پرورش کرتی ہے، اسکی تربیت کرتی ہے۔ اسی طرح جماعت کارکن کیلئے ہر قربانی دیتی ہے اسکی صلاحیتیں نکھارتی ہے۔ اسے شعور دیتی ہے مگر جب جماعت کو اس کی ضرورت پڑتی ہے تو یہی کارکن کسی دوسرے گھر میں دادِ عیش دے رہا ہوتا ہے۔ بے وفائی اور محسن کشی کی اس سے بدتر مثال اور نہیں ہو سکتی۔ بعینہ اس بچے کی مانند جس نے جوان ہو کر بوڑھے ماں باپ کی خدمت سے انکار کر دیا۔

انہوں نے کہا کہ جماعت سے وفاداری کا عہد اور حلف اٹھا کر اسے چھوڑ جانے والے غدار اور بے وفا ہوتے ہیں۔ میں اپنے کارکنوں سے کہتا ہوں کہ اپنے اندر یہ عصبیت پیدا کریں اور اس قماش کے لوگوں سے احرار کی صفوں کو آئندہ ہمیشہ کیلئے پاک کر دیں۔

انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام افراد نہیں۔ نظام کو بدلنا چاہتی ہے کیونکہ نظام بدلنے سے ہی ہم ملک کے تمام مسائل پر قابو پا سکتے ہیں۔ موجودہ سیاسی نظام کو قبول کر کے اسلام کے نفاذ کی جدوجہد کرنا غیر سنجیدہ عمل بھی ہے اور خلاف اسلام بھی۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ لوگ اس بات کو حق تسلیم

کر کے مجلس احرار اسلام میں شامل ہوئے ہیں کہ ہم دین کا کام کر رہے ہیں تو پھر جماعت سے وفاداری آپ کی جدوجہد کا پہلا زینہ ہے۔

انہوں نے کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ جماعت کی تنظیم و تشکیل میں بھرپور حصہ لیں اور اس عزم کے ساتھ کام کریں کہ ہم تادم آخر جماعت سے وابستہ رہ کر دین کا کام کریں گے۔

آپ نے کارکنوں کے مختلف سوالات کا تفصیل کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا کہ اپنی مقامی شاخوں کو مضبوط کریں۔ اپنے اندر نظم و ضبط پیدا کریں اور جماعت کے افکار و نظریات کے ابلاغ کیلئے نشرواشاعت کے شعبہ کو مستحکم کریں۔ یہ نشست حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ کی دعاء کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

کانفرنس کی چوتھی نشست ساڑھے بارہ بجے قبل از نماز جمعہ شروع ہو کر نمازِ عصر تک جاری رہی۔ اس سے جماعت کے جن احباب نے خطاب کیا ان میں عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مولانا عبدالسلام، سید خالد مسعود گیلانی، مولانا اللہ یار ارشد، مولانا محمد یوسف احرار، ابوسفیان تائب، حکیم عبدالغفور اور حافظ انیس الرحمٰن قابلِ ذکر ہیں۔ جبکہ میاں محمد اویس نے ترانہ احرار اور کپتان غلام محمد اور حافظ محمد اکرم نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کیا۔

مقررین نے کہا کہ سود خور حکمرانوں سے نفاذ اسلام کی توقع رکھنا حماقت ہے۔ پی ڈی اے، آئی جے آئی اور اے پی سی ان سب کی منزل اسلام نہیں اقتدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ جمہوریت اور اسلام ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ پاکستان میں چوالیس برس سے یہی ناکام تجربہ کیا جارہا ہے اور اب الجزائر میں رونما ہونے والے حادثے نے اسلام پسند اور بنیاد پرست تحریکوں کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد کا راستہ بدلیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی قوتوں کا اتحاد وقت کا سب سے اہم تقاضہ ہے اس لئے تمام دینی قوتوں کو متحد ہو کر پاکستان میں خالص اسلامی نظام اور حکومت الٰہیہ کے قیام کیلئے جدوجہد تیز کر دینی چاہیئے۔ انہوں نے بعض دینی جماعتوں کی طرف سے مجوزہ دینی اتحاد کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس اتحاد کو وسعت دیکر ملک بھر کی دینی قوتوں کی تائید و حمایت حاصل کرنی چاہیئے۔

انہوں نے وفاقی وزیر سردار آصف احمد علی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ موصوف نے پی ٹی این کو انٹرویو میں کہا تھا کہ "ان کا آئیڈیل جنرل ڈیگال ہے" جبکہ بحیثیت مسلمان ہمارے آئیڈیل نبی علیہ السلام اور ان کی تربیت یافتہ جماعت صحابہؓ کرام (رضی اللہ عنھم) ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنرل ڈیگال کو آئیڈیل ماننے والے قرآن کی تفسیر کر رہے ہیں اور علماء کو سود حلال کرنے کے مشورے دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران اسلام کا نام لیکر انگریز کا کام کر رہے ہیں۔ بارہ برس تک جہادِ افغانستان کے نام پر سیاسی دکان چمکانے والے حکمرانوں نے افغان مجاہدین کو تنہا چھوڑ دیا ہے۔ اور موجودہ حکمران یہی سلوک اب کشمیری مجاہدین کے ساتھ کریں گے۔ مسلم لیگ کسی کے ساتھ مخلص نہیں۔ امریکہ ان کا خدا، اقتدار ان کا دین اور دولت ان کا مقصد ہے۔

مقررین نے شہداء ختم نبوت کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں مسلم لیگی حکومت نے تحریکِ ختم نبوت کو تشدد سے کچلا اور جنرل اعظم خان نے مارشل لاء کے ذریعے تیرہ ہزار مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔ مسلم لیگ کا دامن شہداء ختم نبوت کے خون سے داغدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ انہی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں قادیانیوں کا محاسبہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جہاد کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ باؤنڈری کمیشن میں آنجہانی ظفر اللہ خاں قادیانی کی سازش کی وجہ سے پاکستان کو کشمیر اور گورداس پور سے ہاتھ دھونے پڑے قادیانی آج بھی ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور وہ اپنے عقیدے کے مطابق اکھنڈ بھارت کیلئے کوشاں ہیں اسی لئے وہ کشمیر میں سازشیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے نفاذ اسلام کے عہد سے انحراف کر کے شہداء ختم نبوت اور شہداء تحریک پاکستان کے خون سے غداری کی ہے۔

اس نشست میں آخری خطاب ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے فرمایا مگر ان سے پہلے حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ کی امامت فرمائی نماز کے بعد سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

شہداء ختم نبوت نے جس مشن کے تحفظ کیلئے اپنی جانیں نثار کی تھیں وہ اسی طرح زندہ ہے جس طرح شہداء زندۂ جاوید ہیں۔ قادیانی استعماری گماشتے اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعتقادی طور پر انہیں اسلام کا کھلا دشمن سمجھتے ہیں۔ ہمارے دل و دماغ میں ان کیلئے کوئی نرم گوشہ نہیں ہے۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے ہیں وہ بھی کسی رواداری کے مستحق نہیں ہیں انہوں نے شہداء ختم نبوت کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول تھے۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے جس ایثار کا مظاہرہ کیا وہ ہمارے لئے نشانِ منزل ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی آئین میں متعین حیثیت ناکافی ہے جو اسلام کے عین مطابق نہیں بلکہ جمہوریت [illegible] کے مطابق ہے۔ قادیانی نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہیں بلکہ قرآن و سنت کے مطابق [illegible] مناسب ہے کہ آئین میں انہیں مرتد قرار دیکر ان پر ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ جمہوری نظام یورپ کے کفار و مشرکین کے خبیث ذہن کی اختراع اور اسلام سے متصادم ہے۔ اس نظام کے نتیجے میں نااہل (حکمران ہی میسر آئیں گے)۔ صحت مند اور نظریاتی قیادت اسلامی نظام کے نفاذ سے جنم لے گی۔ جمہوریت سیاسی مفاد پرستوں کی آخری پناہ گاہ ہے۔ موجودہ اسمبلیاں اور حکومت اسلام کی اپوزیشن ہیں جو اسلام کا نام لیکر کافرانہ نظام کے نفاذ میں مصروف ہیں۔ حکومتی ذرائع ابلاغ یورپ کی تہذیبی جنگ لڑ رہے ہیں اور اس کے آلۂ کار بن کر معاشرے کو گمراہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بیک وقت دو نظام نہیں چل سکتے۔ ایسا کہنے اور کرنے والا پاگل

ہے یا دھوکے باز ہے۔ سود، شراب، جواء اور کلبوں کی پیداوار آوارہ لونڈے اور چھوکرے حکومتی ذرائع بلاغ سے اسلام کے مسلمہ اصولوں کے خلاف زبان درازیاں کر رہے ہیں۔ حکومت انہیں لگام دے۔

شاہ جی کی تقریر جاری تھی کہ ادارہ دعوت و ارشاد کے مہتمم اور بلدیہ چنیوٹ کے چیئرمین مولانا منظور احمد چنیوٹی تشریف لے آئے۔ مولانا نے تنگئ وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں بیان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تاہم قادیانیت کے خلاف مجلس احرار اسلام اور فرزندانِ امیر شریعت کی جدوجہد کو سلام پیش کرتا ہوں۔

مولانا کی دعاء کے ساتھ ہی کانفرنس اختتام پذیر ہوئی اور درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ مسلمانوں کیلئے سبز اور غیر مسلموں کیلئے سفید رنگ کے کارڈ جاری کئے جائیں۔

۲۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۳۔ مرزائیوں کے تمام اخبار خصوصاً الفضل پر پابندی عائد کی جائے۔

۴۔ ربوہ میں مسلمانوں کو جانی تحفظ فراہم کیا جائے۔

۵۔ ریلوے اسٹیشن ربوہ کے قریب گرائی جانے والی جھگیوں کے معاملہ کی تحقیق کی جائے اور ریلوے کے شر انگیز افسروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے۔

۶۔ چنیوٹ اور ربوہ کے درمیان دریائے چناب کے پل کو از سر نو تعمیر کیا جائے۔

کشف سبائیت

(قسط اول)

حضرت مولانا ابو ریحان سیالکوٹی مدظلہ نے رافضیوں اور سبائیوں کے شعبۂ اسلامیات "چک والی مظہری فتنہ" کی فکری مغالطہ آرائیوں اور دسیسہ کاریوں کے رد میں ایک ضخیم اور تحقیقی کتاب "سبائی فتنہ" کے نام سے تصنیف فرمائی جو جنوری ۱۹۹۲ء کو منصہ شہود پر آچکی ہے۔

جس میں عصر حاضر میں سبائی فتنہ کے مجدد قاضی چک والی اینڈ کو کے ان غلیظ خیالات کا رد اصول اہل سنت کی روشنی میں کیا گیا ہے جن کے ذریعہ ان کی دراز زبانیں اور گمراہ قلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید سے مغلظ ہو کر بے لگام ہوئے۔

قاضی چک والی نے "سبائی فتنہ" پڑھے بغیر اپنے ماہنامہ میں اس پر تبصرہ کے نام سے قلم کی ابکائی کی ہے۔

آئندہ شمارے میں

اس قلمی ابکائی پر رواں تبصرہ ——— کشفِ سبائیت کے نام سے قسط وار شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)